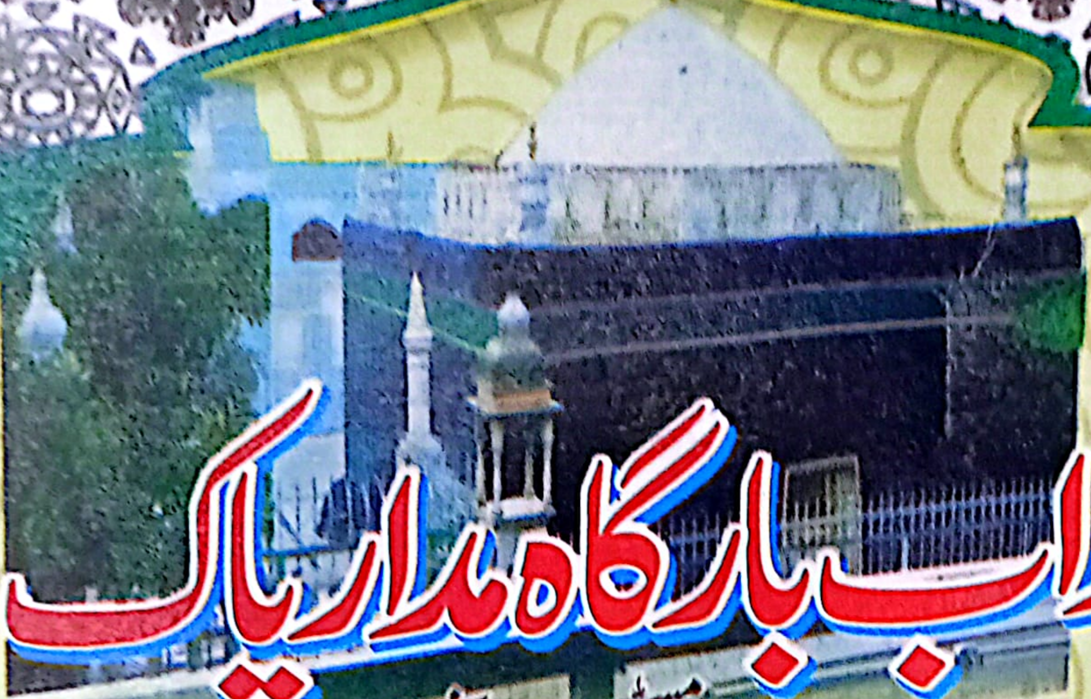

آداب بارگاہ مدار پاک

مسمّٰی باسم تاریخی

شرف زیارت مدار 1443ھ

مؤلف- مفتی الحاج ابوالحمّاد محمد اسرافیل حیدری المداری

صدر المدرسین جامعہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء،

دارالنور مکن پور شریف 9793347086

ناشر

مدار بک ڈپو مکن پور شریف، کانپور۔ یو۔ پی۔

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ

واٹسپ گروپ

دم مدار بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آداب بارگاہ مدار پاک

AADAAB-E-BAARGAH-E-MADAAR-PAAK

مسمّٰی باسم تاریخی

شرف زیارت مدار ۱۴۴۰ھ

مؤلف مفتی الحاج ابوالحمّاد محمد اسرافیل حیدری المداری

صدر المدرسین جامعہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء،

دار النور مکن پور شریف 9793347086

ناشر مدار بک ڈپو مکن پور شریف، کانپور۔ یو۔ پی۔

شرف انتساب

ان بزرگوں کے نام جنہون نے میرے لییٔ خاص دعائیں کیں میرے والدین، میرے اساتذہ وصوفی سید عظیم الباقی میاں مد ظلہ اور میرے ان کرم فرماؤں کے نام جن کی دعائیں میرے شامل حال ہیں خصوصاً سیدی مرشدی سید ذوالفقار علی قمر مداری سیدی سید ظہیر المنعم بَنّن میاں مداری وسیدی سید ولی شکوہ بابا مداری وسیدی سید معزز حسین ادیب مکن پوری وصوفی سید منظر علی مداری وصوفی سید افسر علی مداری وڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم مداری نَوَّرَ اللّٰہُ ارواحھم و مضاجعھم کے نام جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ سلسلۂ مداریہ کی اشاعت وخدمت میں گزرا۔

کلمات دعا

اللہ جلَّ مجدہ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی امت اجابت میں پیدا فرمایا اور اپنے محبوب کے فرزندوں کی نسبت غلامی میں رکھا، اور اپنے فیوض وکرامات اور نعمات وبرکات سے نواز کر فکر وشعور کی سلامتی عطا فرمائی اور اپنے محبوبوں کی شان میں کچھ خامہ فرسائی کی توفیق بخشی۔

رسالہ " آداب بارگاہ مدار پاک" مسمّٰی باسم تاریخی شرف زیارت مدار ۱۴۴۴ھ "اسی توفیق الٰہی کا حصہ ہے

اس رسالہ کی ٹائپنگ ،نظر ثانی اور مصادر د ماخذ کی تبیین وتنقیح میں جناب مولانا محمد ندیم مصباحی زیدت مساعیہ و

مولانا محمد عارف منظری الازہری اور عزیزی سید منیر عالم ابن سید شہزاد عالم مداری کی خدمات قابل داد ہیں۔ جنہوں نے بیاض سے خود نقل شفاف فرما کر ٹائپنگ اور تبییض کی۔

ان سبھی حضرات کیلیۓ میں ترقی درجات اور علم و فضل کی زیادتی کی دعا کرتا ہوں۔ اور میں دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور جناب مولانا محبوب علی مداری امام وخطیب مسجد و اراکین جامعہ حنفیہ مدار العلوم فیضان ولی بابا مدار نگر مچھریا، عزیزی۔ محمد ہاشم، عبدالواحد، چاند، واجد، نثار، وسیم، رئیس علی، وارث علی، طارق طیفوری ابن جناب عبد الرازق احمد، سجاد، محمد نیاز، نواب علی حاجی عبدالعزیز، فرزندان خلیل بابا علیہ الرحمہ ساکنان مچھریا، جناب مولانا محمد نستعین خاں مداری امام وخطیب جامع مسجد کٹرہ پنکی کانپور و عزیز القدر مولانا نوشاد

عالم مداری امام مسجد گنگا گنج پنکی ومحترمہ رخسانہ وروحی ظفر وعمران و ننھی صاحبزادی خضریٰ کیلئے میں دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں جنہوں نے کتاب کی اشاعت کے لئے نیک خواہشات کے ساتھ نذرانے پیش کیئے اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو، ان کے گھروں میں برکتیں عطا فرمائے اور ان سے مزید دینی خدمت لے اور کتاب کو قبولیت بخشے!

آمین۔

قطب المدار ایک تعارف

از قلم: ابوالحمّاد محمد اسرافیل حیدری المداری

آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف۔

آپ کا نام: حضرت سید احمد بدیع الدین ہے۔

کنیت: ابوتراب ہے، بعض ممالک میں احمد زندان صوف کے نام سے مشہور ہیں۔

القاب: اولیاء اللہ کی جماعت میں آپ کو "عبداللہ" قطب الاقطاب , قطب الکبریٰ، قطب المدار , فردالافراد, اورقطب وحدت کہتے ہیں۔ عوام وخواص میں مدار اعظم، مدار عالم، مدار دو جہاں، شاہ طبقات مدار العالمین، زندہ شاہ مدار، زندہ ولی اور مدار پاک سے مشہور ہیں۔ اویسیت، صمدیت، محبوبیت اور اسلام

حقیقی جیسے مقامات بلند پر آپ فائز ہوئے۔

ولادت: آپ کی ولادت با سعادت صبح صادق کے وقت پیر کے دن یکم شوال المکرّم ۲۴۲ھ مطابق ۵ فروری ۸۵۶ء میں ملک شام کے شہر حلب کے محلّہ چنار میں ہوئی۔

آپ کے والد کا نام سید قدوۃ الدین علی حلبی ہے۔ اور والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ھاجرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ حسنی حسینی سید آل رسول ہیں۔ حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا حسب نسب خود ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

اَنَا حَلَبِیٌ بَدِیُعُ الدِّیُن اِسُمِیُ بِاُمِّیُ وَاَبِیُ حَسَنِیُ حُسَیُنِیُ وَجَدِّیُ مُصُطَفٰی سُلُطَانِ دَارَیُن مُحَمَّدٌ اَحُمَدُ وَمَحُمُودِ کَونَین (الکواکب الدراریہ)

ترجمہ۔۔ میں حلب کا رہنے والا ہوں، میرا نام بدیع الدین ہے، ماں کی طرف سے حسنی اور باپ کی طرف سے حسینی سید ہوں میرے نانا محترم مصطفٰی جان عالم حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سلطان دارین ہیں، جن کی تعریف وستائش دونوں جہاں میں کی جاتی ہے۔

آپ کا شجرہ نسب

سید بدیع الدین احمد ابن سید قاضی قدوۃ الدین علی حلبی ابن سید بہاء الدین حسین ابن سید ظہیر الدین ابن سید احمد اسمٰعیل ثانی ابن سید محمد ابن سید اسمٰعیل الاعرج ابن سید امام جعفر الصادق ابن سید امام محمد الباقر ابن سیدنا امام زین العابدین ابن سیدنا امام حسین شہید کربلاء ابن سیدنا مولا علی کرّمَ اللہ وجھہ ابن ابی طالب و

ابن سیدہ فاطمۃ الزہراء بنت رسول مقبول علیہ و علیہم الصلوٰۃ و السلام۔

والدہ ماجدہ کی طرف سے شجرہ: یہ ہے سید بدیع الدین احمد ابن سیدہ ھاجرہ المروف بفاطمۃ الثانیۃ بنت سید عبداللہ ابن سید زاہد ابن سید محمد ابن سید عابد ابن سید ابو صالح ابن سید ابو یوسف ابن سید ابوالقاسم ابن سید عبداللہ محض ابن سید حسن مثنٰی ابن سیدنا امام حسن ابن سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔۔

پیدائش کے وقت کرامات کاظہور

آپ جب پیدا ہوئے پورا مکان روشنی سے پرنور ہوگیا، پیدا ہوتے ہی آپ نے سجدہ ادا کیا، اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ حضرت ادریس حلبی جو ایک صاحب کرامت بزرگ تھے، آپ نے فرمایا جب بدیع الدین پیدا ہوئے تو روح پاک حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جملہ اصحاب کبار وائمہ اطہار خانئہ علی الحلبی میں جلوہ فرما ہوئی، والدین کو مبارک بادی، ہاتف غیب سے ھٰذا ولی اللہ ھٰذا ولی اللہ کی صدا سنی گئی، اور بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں، جو تفصیل سے سیرت کی کتابوں میں مندرج ہیں۔

جب آپ کی عمر چار سال چار مہینے چار دن کی ہوئی تو
آپ کے والد محترم نے رسم بسم اللہ خوانی کے لئے وقت کے
استاذ حضرت حذیفہ المرعشی الشامی کی خدمت میں پیش کیا، جو
اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے، استاد محترم نے اپنا پورا حق
ادا کیا۔ ابتدائی تعلیم سے لیکر شریعت کے تمام علوم وفنون سے
آراستہ وپیراستہ کیا، جب آپ کی عمر مبارک ۱۴ سال کی ہوئی تو
علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپ کو مہارت تامہ حاصل ہو چکی تھی، حافظ
قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تمامی آسمانی کتابوں خصوصا
توریت انجیل وزبور کے بھی حافظ وعالم تھے۔

بیعت وخلافت

ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد علم باطن کے حصول کے لئے سفر شروع کیا اور جذبۂ شوق نے زیارت حرمین شریفین کے لئے قدم بڑھایا، والدین کریمین سے اجازت طلب کی، اور عازم مکہ مدینہ ہو گئے، جب وطن سے باہر نکلے تو قدم قدم رجال الغیب اور ارواح مقدسہ نے رہبری کی، بعض اہل مکاشفہ فرماتے ہیں کہ حضرت مدار پاک ۲۵۸ھ۔ سے لیکر ۲۵۹ھ۔۔ کے بیچ حضرت قطب المدار ملک شام کے ان مقامات متبرکہ پر ریاضات ومجاہدات میں مصروف رہے ان مقامات پر بحکم الٰہی آپ کے لئے ایک غیبی معلم پہلے سے موجود رہا، یہاں تک کہ

۲۵۹ھ۔۔ میں ہاتف غیب کی بشارت سے آپ بیت المقدس سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی کی خدمت میں پیش ہوئے، آپ نے حضرت احمد بدیع الدین قدس سرہ کو اپنی مریدی میں قبول فرمایا اور سلوک و معرفت کی تعلیم دے کر ریاضت ومجاہدہ میں بٹھادیا۔ جب کئی اربعین مکمل ہوگئے تو مرشد برحق نے خانوادۂ طیفوریہ میں اجازت وخلافت دیکر اپنے سلسلہ کا امین بنادیا، اور وہ تمام امانتیں آپ کو سونپ دیں جن کو آپ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور دیگر مشائخ اہل ارشاد سے حاصل فرمایا تھا اور تاج خلافت واجازت آپ کے سر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا بدیع الدین اب آپ بلا تاخیر مقامات مقدسہ کارخ کریں اور عازم حرمین ہوں۔

سفر حرمین

آپ حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظّمہ حاضر ہوئے، حج سے فارغ ہونے کے بعد ہاتف غیب نے صدادی کہ بدیع الدین! تمہاری آرزؤوں اور مرادوں کے حصول کا وقت آگیا ہے، گنبد خضریٰ کے مکین مقدس تیرے نانا جان سنہری جالیوں سے تیری راہ دیکھ رہے ہیں، آنکھ کھلی تو دل کی دنیاں میں مسرتوں کا طوفان برپا تھا اور دل بیتاب پر مدینہ منورہ کے خوبصورت احساسات چھائے ہوئے تھے۔ آپ مدینہ منورہ حاضر ہوئے، سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار مقدس میں حضوری کے شرف سے مشرف ہوئے۔

درودوسلام کا تحفہ پیش کیا۔

تعلیم روحانی: اسی شب عالم مثال میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جمال اطہر کی زیارت سے مشرف فرمایا اور اپنے دل بند بدیع الدین قطب المدار کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لیا، اور پھر حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم کے سپرد فرمایا اور فرمایا اے علی! اپنے نور نظر کو روحانیت کی تعلیم دو اور رجل کامل بنا کر میرے پاس لاؤ۔ مولیٰ علی کرّمَ اللہ وجہہ الکریم نے مکمل تعلیم و تربیت فرما کر خدمت رسالت میں پیش کر دیا۔

تبلیغ اسلام کا حکم: غرض کہ جب علوم ظاہری و باطنی اور نسبت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا سینہ گھوارہ نور

بن گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بدیع الدین!
ہندوستان جاؤ: اور وہاں جا کر مخلوق خدا کی ہدایت و رہنمائی میں
کوشش کرو۔

حکم کی تعمیل

سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت پا کر اللہ پر
توکل کر کے عازم ہند ہوئے، تن تنہا ہندوستان کا سفر شروع کیا۔
ہندوستانی تاجروں کے ساتھ ۲۸۱ھ۔۔ میں پانی والے جہاز پر
سوار ہوئے اور اہل کشتی کو فضائل نبوی بیان کرنے کے بعد اسلام
کی دعوت دی اور کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی
تبلیغ فرمائی۔ کشتی پر کفار و مشرکین سوار تھے۔ آپ کی تبلیغ اور

اسلام کی تعلیم ان کافروں کو پسند نہ آئی، سب نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا، جس سے حضرت سید بدیع الدین احمد کو دلی صدمہ ہوا۔ رنجیدہ ہوئے، خداوند قدوس کو اپنے محبوب ولی کی تکلیف گوارہ نہ ہوئی، اللہ کا غضب اہل کشتی پر نازل ہوا۔ سمندر میں ایک طوفان آیا۔ کشتی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سمندر میں ڈوب گئی، پھر ایک تختہ ظاہر ہوا اس پر بیٹھ کر آپ اللہ تعالیٰ کے سہارے کئی دنوں بعد ساحل کھمبات گجرات پہونچے۔ وہاں سے ہندوستان کے متعدد علاقوں کا دورہ فرمایا ہندوستان کے ہر خطے ہر صوبے اور ہر علاقے میں آپ کے چلہ ونشانات اربعین ملتے ہیں، آپ کے نام پر قصبات وقریات، جبل ودشت، کوچہ و بازار اور لوگوں اور مقامات کے نام بکثرت ملتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہر طبقے، ہر علاقے میں اور ہر جہت سے آپ نے

تبلیغ اسلام کی، دعوت دین کو عام کیا، اور منشائے رسالت کو پورا
کیا۔ سات بار ہندوستان سے مختلف راستوں سے حج وزیارت
کے لئے تشریف لے گئے، بیشمار لوگوں کو کلمۂ اسلام پڑھا کر
دامن اسلام میں داخل کیا، اور ایمان و ہدایت کے نور سے منور
فرمایا، ۵۹۶ سال کی طویل ترین حیات میں مریدین و خلفاء کا
شمار ممکن نہیں۔

کہتے ہیں کہ قدیم ہندوستان میں ۱۴۴۲ھ مقامات پر آپ کے
نقوش قدم، نشانات اربعین اور چلہ جات ہیں۔ اس طویل دور
میں آپ کے معاصر اولیاء اللہ میں حضرت غوث الاعظم جیلانی
خواجہ معین الدین چشتی اور انکے جلیل القدر خلفاء، مخدوم اشرف
سمنانی، مخدوم جہانیاں جہاں گشت، اور مخدوم یحییٰ منیری
قدست اسرارھم وغیرہ بیشمار بڑی ہستیاں ہیں۔ اکثر نے آپ

سے نسبت وفیض حاصل کیا۔ اور بعض کو خلافت سے بھی نوازا۔

خلفاء و مریدین کی تعداد بھی بیشمار ہے۔

تقریباً ہر مشہور خانقاہ اور معروف سلسلے میں آپ کی خلافت کا شجرہ ملتا ہے۔ دوسو سے زیادہ کتب سیرت میں میں نے خود بزرگان دین کی خلافت مداریہ کی سندیں دیکھی ہیں۔ وفوق کل ذی علم علیم کے تحت مجھ کم علم سے زیادہ علم والے لوگ ہیں۔

۸۳۸ھ میں مکن پور شریف میں وصال ہوا مرقد منور مرجع خلائق ہے ۱۵/۱۶/۱۷ جمادی الاولیٰ یعنی مدار کے چاند میں ۱۵/۱۶/۱۷ کو آپ کا عرس ہوتا ہے عرس کی خاص تاریخ کو سترھویں شریف کہتے ہیں۔

تاریخ وسیر کے حوالے سے یہ ثابت ہے کہ اہل ہند جن بزرگان دین کے زیادہ مرہون منت ہیں ان میں سے حضور سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار حضرت سید سالار مسعود غازی حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی حضور سیدنا مخدوم اشرف سمنانی حضور سیدنا بوعلی شاہ قلندر پانی پتی حضور سیدنا محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء حضرت مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ والرضوان کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔قدیم ہندوستان کے اولیاء کرام ومشائخ ذوی الاحترام میں سب سے پہلی ذات حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار کی ہے جنہوں نے ہندوستان کو اول اول نعمت اسلام سے مالا مال کیا اسی اولیت کی بنا پر اصحاب تحقیق ونظر آپ کو ہندوستان کا مرشد اول اور اول پیران پیر بھی کہتے ہیں۔۔

آپ کی ذات سے جہاں اہل ہند فیضان محمدی سے مالا مال ہوئے وہیں دنیا کے بے شمار ممالک کے لوگ آپ کے روحانی فیض سے مستفیض ہوئے۔اور جتنے بھی سلاسل اولیاء ہند ہیں تقریباان سبھی میں آپ کے فیوض مثل آب رواں جاری ہے اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ آپ شعبہ ولایت میں ایسے با عظمت ولی ہیں جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتنا قرب حاصل ہے کہ دوسرے بانیان سلاسل اور سر گروہ حضرات کو حاصل نہیں جیسا کہ آپ کی نسبتوں سے ظاہر ہے۔اس بات کی طرف محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اخبار الاخیار میں اشارہ فرمایا ہے چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ سلسلۂ او بوجہ کبر سنی یا بجہتے دیگر بہ پنج و شش واسطہ بحضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می پیوندد

آپ کا سلسلہ طویل عمری کے باعث یا کسی دیگر سبب سے پانچ اور چھ واسطوں سے سرکار دو عالم صلی االلہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک پہونچ جاتا ہے۔

آپ کی پانچ نسبتیں مشہور ہیں

نسبت جعفریہ: حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار بن سید علی حلبی بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین احمد بن اسمٰعیل ثانی بن سید محمد بن سید اسمٰعیل بن سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر بن سید امام زین العابدین بن سید امام عالی مقام شہید کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام بن سید الدنیا والآخرۃ حضرت مولا علی وسیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔۔

نسبت طیفوریہ: حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار، حضرت بایزید پاک بسطامی معروف بہ طیفور شامی، حضرت حبیب عجمی، حضرت حسن بصری، حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت رسول خدا علیہ السلام۔

نسبت صدیقیہ: حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار، حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی، حضرت عین الدین شامی، حضرت یمین الدین شامی حضرت عبداللہ علمبردار، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

نسبت مہدویہ: حضرت سید بدیع الدین شیخ احمد زندہ شاہ مدار، روح پاک حضرت امام مہدی علیہ السلام، حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام۔

نسبت اویسہ: حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار، حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ السلام۔

مراۃ مداری میں ہے کہ نسبت اویسیہ صرف آپ ہی کے ذریعے ہندوستان کے مشائخ تک پہنچی۔ جس سے عوام و خواص سبھی نے فیض حاصل کیا۔ الغرض آپ نے ہر طبقہ کے لوگوں کو برکات اسلام اور نغمات دین سے سرفراز کیا سرزمین ہند کا کوئی صوبہ اور خطہ ایسا نہیں جہاں آپ کی تبلیغ و دعوت کی چھاپ نہ ہو۔ آپ نے ہر جگہ اور ہر طبقے میں اسلام کی تبلیغ فرمائی۔

گجرات، مہاراشٹر، ہماچل، کشمیر، مدھیہ پردیش، راجستھان، کرناٹک، تامل ناڈو تلنگانہ، کیرلا، بہار بنگال آسام کشمیر وغیرھا بنگلہ دیش پاکستان سراندیپ شری لنکا برما نیپال افغانستان وغیرہ ممالک میں آپ کے نام کی کثیر نشانیاں آج بھی موجود ہیں۔

ان مقامات پر آپ کی خاص کرم فرمائیاں ہوئیں۔

کھمبات، پالن پور، احمد اباد، بھروچ، سورت، ، ممبئ ناسک بھساول جبل پور، لکھنو کالپی جون پور قنوج راجستھان وغیرہ علاقہ جات میں کثیر دورے فرمائے۔ آپ کا قافلہ اجمیر شریف کی طرف روانہ ہوا اور پھر کئی دن اجمیر مین قیام فرمانے کے بعد آپ نے آگرہ، بھرت پور باندی کوئی جئے پور ٹونک دبوئی اور کوٹہ کے علاقوں میں تبلیغ دین متین فرماتے ہوئے کیشو راؤ پاٹن میں جلوہ افروز ہوئے اس علاقہ میں یہ آپ کا دوسرا سفر تھا پھر سوائی مادھو پور، کرولی، شکوہ آباد جسونت نگر اور بھرتھنا وغیرہ ہوتے ہوئے کنچوسی کے قریب رونق افروز ہوئے کنچوسی میں آپ کا قافلہ چالیس روز تک مقیم رہا اور اس کے بعد آپ اپنے اصل مقام مکن پور میں جلوہ بار ہوئے ۸۱۸ھ۔۔ میں مکنپور شریف

پہونچے۔ حضور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یقین ہو گیا
کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم پورا ہو گیا اور میرا کام مکمل ہو
گیا تو آپ نے اپنی آخری آرام گاہ کا اعلان فرما دیا، آپ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اپنے برادر زادگان خواجہ سید ابو محمد ارغون مداری،
خواجہ سید ابو تراب فنصور اور خواجہ سید ابو الحسن طیفور مداری علیھم
الرحمہ کو نفس واحدہ قرار دے کر لوگوں سے ان کی مشیخیت قبول
کرنے کی تلقین فرمائی اور ۸۳۸ھ میں آخری آرام گاہ میں جلوہ
بار ہو گئے۔

مردان غیب نے غسل و کفن دیا اور حسام الدین
سلامتی جونپوری قدس سرہ نے نماز جنازہ پڑھائی مزار مقدس
مرجع خلائق ہے۔

آداب حاضری دربار عالیہ مداریہ

حضور سیدی سید قطب المدار زندہ شاہ مدار قدس سرہ کے آستانہ عالیہ پر حاضری کا ایک خاص دستور ہے، یہاں نہایت ادب ضروری ہے، نگاہ نیچی ہو، مدار پاک کا تصور ذہن وفکر پر مسلط ہو، یہ یقین ہو کہ قطب المدار خَلِیفَۃُ اللہِ فِی الْاَرْضِ ہوتا ہے، ظہور انوار ذات کا مرکز ہوتا ہے، وہ نائب رسالت ہوتا ہے، وہی منظور نظر الٰہی ہوتا ہے، حق تعالیٰ کا فیض اسی کے واسطے سے عالم اور سارے جہاں کو پہنچتا ہے۔ وہ جہاں قدم رکھ دیتا ہے وہ جگہ بقعہ رحمت اور مہبط فیضان بن جاتی ہے، برکات وانعامات الٰہیہ کا نزول ہونے لگتا ہے، عارف باللہ امام شعرانی قدس سرہ النورانی کے اس مشاہدہ پر یقین جمائے ہو کہ

,,رُوحَانِيَةُ الْوَلِيِّ اِذَا دَخَلَ مَكَانًا اَوْ مَشیٰ فِی الْاَرْضِ تَبْقیٰ تِلْکَ الرُّوحَانِیَّةُ فِیْ ذَالِکَ الْمَکَانِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ کَمَا یَشْهَدُهٗ اَرْبَابُ الْقُلُوْبِ فَکَیْفَ فِی الْمَکَانِ الَّذِی کَانَ مَسْکَنَ الْوَلِیِّ لَیْلاً وَّ نَهَاراً "یعنی ولی کی روحانیت کی یہ شان ہے کہ جب وہ کسی مکان میں داخل ہوتا ہے یا کسی سرزمین میں قدم رنجہ ہوتا ہے تو اس کی روحانیت کی برکت اس مکان میں چھ ماہ تک بنی رہتی ہے جیسا کہ ارباب قلوب کا مشاہدہ ہے تو کیا عالم ہوگا اس مکان شریف کا جہاں دن رات اللہ کے ولی کا قیام رہتا ہے"

بغیر طہارت یہاں حاضری نہ ہو، اور زائر کو یہ تصور قائم رہے کہ یہ وارث سرکار رسالت ہیں ممکن ہے کہ ملٰئکہ بھی ان کے مزار کے گرد ہوں، اور کم از کم یہ تو طے ہے کہ درگاہ کا حرم مقدس

مَمَرِّ اولیائے کرام و گزرگاہ صلحائے عظام ہے ممکن ہے کسی کے نشان قدم پر قدم پڑ جائے تو نجات اخروی کا سبب بنے اس لیئے بڑے وثوق واعتماد اور یقین و استناد کے ساتھ قدم بڑھائے۔فتاویٰ رضویہ میں تیسیر شرح جامع صغیر کے حوالے سے ہے کہ "اِنَّ لِلّٰہِ عِبَاداًاِذَا نَظَرُوا اِلیٰ اَحَدٍاَکسَبُوہُ سَعَادَۃَالابَدِ " یعنی اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جب ان کی نگاہ کسی پر پڑ جاتی ہے تو وہ اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرما دیتے ہیں۔۔۔۔۔

اولیاء اللہ وارثان سرکار رسالت ہیں۔ممکن ہے کہ ملٰئکہ ان کے مزارات کے گرد بھی ہوں، نیز ایسے امور میں علم درکار نہیں۔

تعرض نفحات کی شان یہ ہے کہ شاید، و 'لعلّ' پر ہو، مع ھٰذا مزارات اولیائے کرام ہر جانب سے مَمَرِّ صلحائے عظام

ہوتے ہیں سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کی گئی: حضور ایک جگہ قیام کیوں نہیں فرماتے ؟ شہروں شہروں جنگلوں جنگلوں دورے کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اس امید پر کہ کسی بندۂ خدا کے نشان قدم پر قدم پڑ جائے تو میری نجات ہو جاوے، جب حضرت عیسیٰ نبی اللہ جو کہ خمسۂ اولوالعزم میں ہیں ان کا یہ ارشاد تواضع ہے، تو ہم تو سخت محتاج ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۳۹۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

یہ دیار محبت ہے یہاں قدم قدم سنبھال کے رکھے، طہارت کے ساتھ حرم اول میں داخل ہو، یہ تصور کرتے ہوئے کہ میں اس قطب المدار کے آستانہ پر حاضر ہوں جو دل کی دھڑکنوں سے بھی آگاہ ہے، یہاں چپہ چپہ رحمت ونور کی بارش ہورہی ہے، رجال الغیب کا ہر جگہ حصار ہے، صاحب مزار

کا تصرف بہت قوی ہے، وہ ہمارے حال واحوال سے واقف ہیں، باب حرم سے داخل ہوتو کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے دہلیز کو با ادب عبور کرے حرم ثانی میں مزارات مقدسہ کو سلام پیش کرتے ہوئے سیدھے حرم دربار میں داخل ہو، اور مکی جالی کے قریب جائے جو مغرب کی سمت ہے، اسے گروہ طالبان کی جالی بھی کہتے ہیں اور سلام پیش کرے، "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فَضْلَ اللّٰهِ، یَاسَیِّدُ بَدِیْعَ الدِّیْنِ قُطُبَ الْمَدَارِ شَیْئاً لِلّٰهِ، پھر فاتحہ پڑھے،

طریقہ ختم خواجگان مداریہ: فاتحہ میں متعدد سورتیں جو یاد ہوں پڑھے،

سورہ زلزال:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا (١) وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا (٢) وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا (٣) يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (٤) بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (٥) يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ (٦) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (٧) وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (٨) دو مرتبہ۔

سورہ کوثر:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (١) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (٢) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (٣) ایک مرتبہ۔

سورہ کافرون:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (١) لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (٢) وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (٣) وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ (٤) وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ (٥) لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (٦). ایک مرتبہ۔

سورہ اخلاص:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (۱) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ (۳) وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (۴) ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

سورہ فلک:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (۲) وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (۳) وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

فِی الْعُقَدِ ۙ(۴) وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠(۵)
ایک بار۔

سورۃ الناس:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ(۱) مَلِکِ النَّاسِ ۙ(۲) اِلٰهِ النَّاسِ ۙ(۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۵ الْخَنَّاسِ ۙ ص(۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ(۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۠(۶) ایک بار۔

سورہ فاتحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ(۱) الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِیۡمِ ۙ(۲) مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ(۳) اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ(۴) اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ(۵) صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬
غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾ ایک بار

سورہ بقر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓـمّٓ ۚ(۱) ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی

لِلْمُتَّقِيْنَ (۲) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۳) وَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج
وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (۴) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵).

"مفلحون" تک پڑھیں۔

اس کے بعد:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ. اِنَّ رَحْمَةَ اللهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ.

وَمَا أَرْسَلْنٰکَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعٰلَمِينَ. مَا كَانَ

مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ. وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيمًا. إِنَّ

اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا يُّهَا الَّذِينَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيمًا. پڑھے۔

پھر درود ابراہیمی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ

وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اور یہ درود مداری پڑھیں۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَولَانَا مُحَمَّدَ نَ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہٖ المَدَارِ البَدِیعِ الکَرِیمِ اِبنِ الکَرِیمِ وَبَارِک وَسَلِّم"

مذکورہ بالا طریقہ ختم خواجگان مداریہ کا طریقہ ہے۔

۔اور دعائے حاجات پڑھے

لا اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ الحَلِیمُ الکَرِیمُ، سُبحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ العَظِیمِ، الحَمْدُ لِلہِ رَبِّ العَالَمِینَ، أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالْغَنِیمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلامَةَ مِنْ

كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمّاً إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضاً إِلَّا قَضَيتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر نذر پیش کرے۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا دَایِمُ یَا قَدِیمُ یا اَحَدُ یا وَتْرُ یا فَرْدُ یَا صَمَدُ یا مَنْ لَمْ یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَهُ کُفُواً اَحَدٌ یَا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا وَاسِعَ یا بَاسِطُ یا رَزَّاقُ یا ذَاالْفَضْلِ الْکَرِیْمِ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

اے اللہ جو کچھ پڑھا وہ تیرے حبیب کی بارگاہ میں نذر ہے قبول و

مقبول فرما، آپ کے صدقہ جملہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوات والتسلیم کی بارگاہوں میں نذر ہے قبول ومقبول فرما، انکے طفیل اولاد پاک رسول علیہ الصلاۃ والسلام وخلفائے راشدین سابقین اولین وحضرات حسنین کریمین وازواج مطہرات، واصحاب بدرو احد وعشرہ مبشرہ وجملہ صحابہ وصحابیات وشہدائے کربلاء وتابعین وتابعات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ارواح طیبات کو نذر پیش کرتے ہیں قبول ومقبول فرما۔

خصوصاً اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سرکار قطب المدار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار اوران سے منسلک سلاسل حقہ، ہفت گروہ کے مشائخ خادمان دیوانگان عاشقان، طالبان، حسامیان، اجملیان ومخدومیان کے جملہ مشائخ کو نذر ہے قبول ومقبول فرما، اور میری میرے والدین،

عزیز و اقارب، محبین و متوسلین کی مغفرت فرما کر اپنی خوشنودی عطا فرما، بحق سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین یارب العالمین۔

نوٹ: یہ سجادہ نشین حضرت سید محمد مجیب الباقی مداری و خواجہ سید مصباح المراد مداری کے خانوادے کا معمول ہے.

شیخ المشائخ سید انتخاب عالم ابن حضرت سید خورشید عالم قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہر جالی پر ہفت اسمائے طبقاتی جو تحفۃ الابرار میں بھی منقول ہیں ان کے ساتھ اس طرح سلام پیش کرے: اَلسّلامُ عَلَیکَ یاَ نَجمَ اللہِ، اَلسّلامُ عَلَیکَ یاَ زینَ اللہِ، اَلسّلامُ عَلَیکَ یاَ صبغۃَ اللہِ، اَلسّلامُ عَلَیکَ یاَ فَضلَ اللہِ، اَلسّلامُ عَلَیکَ یاَ فریدَ اللہِ، اَلسّلامُ عَلَیکَ یاَ مَجمَعَ اللہ، اَلسّلامُ عَلَیکَ یاَ بَدِیعَ اللہِ.

لیکن اس سے پہلے دعائے محمودی کا یہ حصہ دعا میں ضرور شامل کرے اَنْتَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَائِیْ، اِنِّیْ عَاجِزٌ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ یَا رَئِیْسُ الْمَدَارُ، اِنِّیْ جَاھِلٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْطِنِیْ عِلْمًا نَافِعًا یَا مَوْلَانَا اَلْمَدَارُ، اِنِّیْ فَقِیْرٌ غَرِیْبٌ کَلْبٌ مُضْطَرٌّ اَنْتَ غَفُوْرٌ اَشْفِقْ عَلَیَّ بِحُرْمَتِکَ یَا سَیِّدِی الْمَدَارُ یَا نُوْرُ یَا مُنَوِّرُ یَا حَافِظُ خُذْ بِیَدِیْ یَا سُلْطَانُ اَلْمَدَارُ یَا وَلِّیُ یَا بَدِیْعُ خُذْ بِیَدِیْ یَا سَیِّدُ اَلْمَدَارُ یَا مُشْفِقُ اَلْمَدَارُ یَا مَدَارُ شَیْخُوْنَا یَا مَدَارُ ھَنْجَلِیشَا یَا مَدَارَ الاَتْقِیَاءِ اَحْیِنِی اَیَا ھِیْطَ یَا مَدَارَ السِّلْمِ تَغِیْطَ یَا مَدَارَ الْجِبَالِ یَا مَدَارَ الاَنھمون یَا مَدَارَ اِلْاَکْلِیْلِ یَا مَدَارَ الْبَطُوْشَا یَا مَدَارَ الْحَقِّ بِالْمُقْتَدِرِ یَا مَدَارَ مُفْرَدٍ یَا مَدَارَ صَمَدٍ یَا مَدَارَ وَطَالَ.

تحفۃ الابرار ومناجات مداریہ

تحفۃ الابرار مولفہ ۱۶۱۶ء میں ہے: درگاہ عالیہ

مداریہ میں مناجات اس طرح پڑھے۔

مناجات بدرگاہ قطب المدار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مَدَارُ يَا مَدَارُ يَا مَدَارُ يَا مُنِيْرُ

الْمَدَارُ، يَا مُنِيْرَ الْمُنِيْرِ يَا بَرْقَلِيْطَسْ، يَابَرْفَلِيْسْ يَا اِهيًا

يَا اِشْرَاهِيًا، اَذُوْنِىْ اَصْبَاؤتُ اَصْبَاؤثُوْن يَا مَدَارَ الَّذِىْ

لَا بِدَايَةَ لِذَاتِهٖ وَلَا نِهَايَةَ لِصِفَاتِهٖ يَا مَدَارَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

يَا مَدَارَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ يَا مَدَارَ الْاَرْوَاحِ وَرُوْحِ

الْاَمِیْنَ وَیَا مَدَارَ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ..

یَا قُطْبُ الْمَدَارُ اِنِّی عَاجِزٌ فِی کُلِّ شَیْءٍ یَا رَئِیْسُ الْمَدَارُ اِنِّی مَرْدُوْدٌ خُذْبِیَدِیْ یَا سُلْطَانُ الْمَدَارُ اِنِّی فَقِیْرٌ فِی الْفَقْرِ الظَّاهِرِ اِعْطِنِیْ غِنَی الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ یَا شَیْخُ الْمَدَارُ اِنِّی مَحْجُوْبٌ فِی الْمَقَامَاتِ وَالْمُشَاهَدَاتِ اِعْطِنِیْ مَقَاماً مُّشَاهَدًا وَیَا عُلَمَاءُ الْمَدَارُ اِنِّی جَاهِلٌ بِعِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلِّمْنِیْ عِلْماً نَافِعاً بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

۔۔۔۔پھر درود مداری پڑھتا ہوا سرہانے کی جالی پر جائے جسے گروہ دیوانگان کی جالی بھی کہتے ہیں اور ہفت

اسمائے طبقاتی کے ذریعہ سلام پیش کرے پھر یہ پڑھے: اَلسّلامُ عَلَیْکُمْ یَارِجَالَ الْغَیب، اَلسّلامُ عَلَیْکُمْ یَااَرْوَاحُ الْمُقَدَّسَۃُ یَا اَرْوَاحُ الْمُطَھَّرَۃُ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ فَانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَۃٍ یَا رُقَبَاءُ یَا نُجَبَاءُ، یَا اَخْیَارُ، یَا سَیَّاحُ یَازُھَّادُ یَا عُبَّادُ یَا اَبْدَالُ یَا اَوْتَادُ یَا غَوْثُ یَا قُطُبُ یَا قُطْبَ الْاَقْطَابِ یَا صَمَدُ یَا مَدَارُ اَعِیْنُوْنِیْ اَعِیْنُوْنِیْ اَعِیْنُوْنِیْ اَغِیْثُوْنِیْ اَغِیْثُوْنِیْ اَغِیْثُوْنِیْ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ.

درود مداری صغیر

درود مداری صغیر یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَولَانَا مُحَمَّدَ نِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِهٖ المَدَارِ البَدِیعِ الکَرِیمِ اِبنِ الکَرِیمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ".

قمرالمشائخ وارث ابوالوقار حضور سیدی ومرشدی سید ذوالفقار علی قمر فنصوری مداری قدس سرہ العزیز وحضور سیدی ظہیر المشائخ سید ظہیرالمنعم المعروف بہ ببّن میاں طیفوری قدس سرہ النورانی اور حضور سیدی بابا ولی شکوہ ارغونی قدس سرہ فرماتے تھے: کہ اس درود شریف کو اگر معمول میں رکھو گے، اور کثرت سے

پڑھو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ حضور مدار پاک کی زیارت مقدسہ سے مشرف ہو جاو گے۔(ان تینوں بزرگوں کی بیشمار نوازشات اور عنایتیں اس فقیر مداری ابوالحمّاد حیدری پر رہیں ہیں)

اور اگر یاد ہو تو دعائے بشمخ شریف پڑھے۔اور دعائے

بشمخ شریف یہ ہے:

دعائے بشمخ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

اَللّٰھُمَّ یَا بَشۡمَخُ بِشۡمُخُ ذَالَاھَامُو شِیۡطِیۡثُوۡنُ.

اَللّٰهُمَّ يَاذانُومَلُخُوثُودَمُوثُو دَائِمُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَاخِيثُومَيمُونَ ارُقِشْ دَارَ عِلّيُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَارَحُمِيثَا رَحلِيلُون مَيتَطِرُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَارَخِتيثُواَخَلَاق اَخُلَاقُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَارَحمِيثُو اَرُخِيمَا اَرُخِيمُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَا إِهْيًا اِشْرَاهِيَا اَذونِيْ اَصْبَاؤُثُواَصْبَاءُ اوثُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَا اَرُغِشْ اَرُعِيْ تَطْلِيثُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَا اَشْبَرُاِشْبَرُ اَسْمَاءُ اَسْمَائُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَا مَلِيعُوثَا اَمْلِيخَا مَلُخَامَلُخُونُ،

اَللّٰهُمَّ يَا عَلَّامُ اَرُعِدَارُعِيْ يَذنُونُ،

اَللّٰھُمَّ یَا مَشْمَخُ مَشْمَخِیْثَا مَثَلَامُوْنُ،

اِنَّـمَـا اَمْـرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْـئًـا اَن یَّقُـوْلَ لَـہٗ کُنْ

فَیَـکُـوْنُ(۸۲)فَسُبْحٰنَ الَّذِی بِیَدِہٖ مَلَکُوتُ کُلِّ

شَیْئٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ(۸۳٪)

انتخاب المشائخ موصوف نے اپنی مجلسی گفتگو میں فرمایا کہ دعائے بشمخ شریف پڑھنے سے قبل اس کا حصار ضرور پڑھے، اس میں اسماء جلالی ہیں اور احتیاط لازمی ہے اس لیئے دعائے حصار ضرور پڑھ لے دعائے حصار حضرت انتخاب المشائخ موصوف کے خلیفہ صوفی قاری افتخار علی بہرائچی نے رسالہ حجۃ النجات میں نقل فرمایا ہے اور سیر المدار کے مصنف نے بھی یہ حصار سیر المدار میں درج کیا ہے۔

حصار دعائے گنج شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرحیم

اَللّٰهُمَّ یَاحَافِظَ نُوْحٍ فِی الْمَاءِ وَیُوْسُفَ فِی الْبِئْرِ وَاَیُّوبَ فِی الضَّرِّوَمُوْسٰی فِی الْیَمِّ وَعِیْسٰی فِی الرَّحْمِ وَیُوْسُفَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ وَاِبْرَاهِیْمَ فِی النَّارِ وَاِسْمٰعِیْلَ تَحْتَ السِّکِّیْنِ وَمُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَارِ اِحْفَظْنَا مِنَ الْأَعْدَاءِ وَالْحُسَّادِ،اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِهِ الْمَدَارِ الْبَدِیْعِ الْکَرِیْمِ،وَأُفَوِّضُ اَمْرِیْ إِلَی اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِوَإِذَا سَأَلَکَ عِبَادِی عَنِّیْ

فَــإِنِّــىْ قَــرِيْــبٌ أُجِيْــبُ دَعْــوَةَ الــدَّا عِ إِذَا دَعَــانِ

فَــلْيَسْتَــجِيْبُــوالــيِ وَلْيُــؤْمِــنُوْابِىْ،لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ عَالِمُ

الْــغَيْــبِ فَلاَ يُظْهِــرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إلاَّ مَنِ ارْتَضٰى مِنْ

رَسُــوْلٍ فَــإِنَّــهُ يَسْــلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا

،وَمَــا كَــانَ لِبَشَــرٍ أَن يُــكَلِّمَهُ للّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآءِ

حِــجَــابٍ أَوْ يُــرْسِــلَ رَسُولًا فَيُوحِىَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَآءُ إِنَّهُ

عَلِيٌّ حَكِيمٌ،وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا،

مَا كُنتَ تَدْرِى مَا الْكِتٰبُ وَلَا لْإِيمٰنُ وَلٰكِن جَعَلْنٰهُ نُورًا

نَّهْــدِى بِــهِ مَــن نَّشَــآءُ مِــنْ عِبَــادِنَا وَإِنَّــكَ لَتَهْدِىٓ إِلَىٰ

صِــرٰطٍ مُّسْتَقِيــمٍ،صِرَطَ اللّٰهِ الَّذِى لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

وَمَــا فِى الْأَرْضِ أَلَآ إِلَى اللّٰهِ تَصِيرُا لْأُمُورُ،حَسْبِىْ رَبِّىْ

جَــلَّ الــلّٰهُ مَافِىْ قَلْبِىْ غَيْرُاللّٰهِ،نُوْرُمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ،لَا

إِلٰهَ إِلا اللّٰـهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَأَصْـحَابِہٖ وَأَتْبَاعِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اس کے بعد اختتامِ دعائے گنج بخش پڑھے

اختتام دعائے گنج بخش

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْ تَحْفِظْنِیْ مِنْ کُلِّ بَلَاءٍ وَآفَةٍ وَعَاهَةٍ وَوَجْعٍ وَمِنْ کُلِّ عِلَّةٍ وَبَلِیَّةٍ وَمِنْ کُلِّ فِتْنَةٍ وَشِدَّةٍ وَزِلْزَالٍ وَزَلْزَلَةٍ وَمِن کُلِّ شَرِّ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَمِنْ کُلِّ شَرِّ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَمِنْ کُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. اِلٰهِیْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ

وَبِـحَـقِّ يَـا هُـوَ وَبِحقِّ يَا مَنْ لَا اِلٰهَ إِلَّا هُوَ اِحْفَظْنِیْ مِنْ

جَـمِيْعِ الْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ وَالْاَمْرَاضِ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سَيِّـدِ الْاَنْبِيَـآءِ وَالْـمُرْسَلِيْـنَ وَعَلٰى آلِـهٖ وَأَصْحَابِـهٖ

أَجْـمَـعِيْـنَ بِـرَحْـمَتِكَ يَـا اَرْحَمَ الـرّٰاحِمِيْنَ اَجِـبْ

يَابَرهَائِيْلُ يَا بَرْقَائِيْلُ يَا بَرْيُوْشُ سَامِعاً مُّطِيْعاًبِحَقِّ هٰذِهٖ

الْأَسْمَاءِ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَاتِی يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اس کے بعد مشرقی جالی پر آئے جسے ارغونی جالی اور خادمان جالی بھی کہتے ہیں،

وہیں "جنتی دروازہ" بھی ہے، اسی لئے اسے جنتی جالی بھی کہتے ہیں، یہ دعا کا خاص مقام ہے، اس جالی پر جا کر کہے اَلسَّـــلَامُ عَـلَيْـكَ يَـا نَجْمَ اللّٰهِ، پھر درود مداری ۱۱/ گیارہ بار پڑھے اور اپنا مدعا عرض کرے اور حضور مدار پاک کے وسیلے سے اپنے رب

تعالیٰ سے خوب دعائیں کرے۔

پھر پائینتی جالی پر کھڑے ہوکر یامَجمَعَ اللّٰہِ یَا عَبْدَاللّٰہِ زِنْدَانَ الصُّفُوْفِ ١١/گیارہ مرتبہ پڑھے۔

ا رمرتبہ دعائے عاشقان پڑھے دعائے عاشقان یہ ہے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا قَدِیْمُ یَا دَائِمُ یَا قَیُّوْمُ یَا بَا قِیُ یَا مُنْتَقِمُ یَا قَادِرُ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْن

اس کے بعد ایک مرتبہ درود مداری کبیر پڑھے اسے درود محمودی بھی کہتے ہیں۔

درود مداری کبیر

یہ درود شریف حضرت قاضی سید محمود الدین کنتوری سے منقول ہے۔ حصول برکات، فراخی رزق، طلب اولاد اور زیارت قطب المدار کے لئے اسے مجرب کہا گیا ہے۔ خاصان بارگاہ اسے "باب مراد" کے پاس" دریچہ نور سے بائیں طرف پڑھتے ہیں۔ مہتمم درگاہ عزیزی سید موجود عالم میاں مداری کی اجازت سے بغرض افادہ پیش خدمت ہے یہ بہت ہی نافع و بابرکت ہے۔

درود مداری کبیر یہ ہے

اَللّٰھُمَّ یَاحَیُّ یَا قَیُّومُ یَا سُبُّوحُ یَا قُدُّوسُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ

يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ، يَانُوْرُ يَامُنَوِّرُ يَاهَادِىْ يَا حَافِظُ يَا بَدِيْعُ يَا
رَفِيْعُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَرِيْعُ
يَاحَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا
ذَاالْجَلَالِ وَالْاِ كْرَامِ يَابَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَابَدِيْعُ
يَاذَالْفَضْلِ الْعَظِيْمُ اَللّٰهُمَّ يَا هُوَ هُوَ هُوَ يَامَنْ هُوَ هُوَ يَا
مَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ يَامَنْ لَااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ وَ نُوْرِ
النُّوْرِ وَ سُرُوْرِ السُّرُوْرِ وَرُوْحِ الرُّوْحِ وَ مِفْتَاحِ
الْخَزَائِنِ الْاِلٰهِيَّةِ وَمُخْتَارِ الْحَضْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ وَعَرُوْسِ
الْمَمْلَكَةِ الرَّبَّانِيَةِ صَاحِبِ الْجِسْمِ الْمُعَنْبَرِ الْمُعَطَّرِ
الْمُقَدَّسِ الْمُطَهَّرِ الْمُنَوَّرِ الْمِسْكِىِّ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ

سَيِّدِنَا وَ سَنَدِنَا وَ شَيْخِنَا وَ شَفِيعِنَا وَ غِيَاثِنَا وَ مُغِيثِنَاوَ
اَوْلِيٰنَا وَ مَولَانَا اَلسُّلْطَانِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ نِ الْاَ حْمَدِ وَ
اَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ وَ آلِهِ الْاَ طْهَارِ لَا سِيِّمَا عَلَىٰ هٰذَا
الْوَلِيِّ النُّورِيِّ اَعْجَبِ الزَّمَانِ وَ اَغْرَبِ الْمَكَانِ
اَعَزِّ الْعِزَّةِ فِى الْفُؤَادِ وَالْاَ كْبَادِ وَاَحَبِّ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ
الزَّهْرَاءِ وَ سَنَدِنَا عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضىٰ وَ بَرْدِالْحَدَائِقِ
الْعِطْرِيَّةِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَينِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَىٰ
عَلَيهِمْ اَجْمَعِينَ جَامِعِ الْاَسْرَارِ مَجْمَعِ الْاَنْوَارِ كَاشِفِ
الرُّمُوزِ وَ الْاَسْتَارِ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ مَصْدَرِ الْغَرَائِبِ
نَجْمِ شَرِيْعَةِ اللّٰهِ زَيْنِ مِلَّةِ بَيْضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ مَظْهَرِ
جَمَالِ اللّٰهِ وَ مَنْبَعِ كَمَالِ اللّٰهِ قُطْبِ الْاِرْشَادِ قُطْبِ
النِّظَامِ قُطْبِ الْاَعْظَمِ قُطْبِ الْاَكْبَرِ قُطْبِ الْوَحْدَةِ فَرْدِ

الْاَفْـرَادِ الَّذِیْ هُوَوَرَاءُ الْوَرَاءِ اَرْفَعُ الْمَدَارِجِ سَیِّدِنَا وَ
شَیْـخِنا وَ شَفِیْعِنَا وَ غَیَاثِنَا وَ مُرْشِدِنَا وَ هَادِیِّنَا وَ حَامِیِّنَا
وَ اٰخِـذِ حُـجُـزِنَـا وَاَیْـدِیْنَا اَلْاِمَامِ مَوْلَانَا السُّلْطَانِ اَبِیْ
تُـرَابٍ سَیِّدِیْ اَحْـمَـدَ بَـدِیْـعِ الـدِّیْـنِ قُطْـبِ الْمَدَارِ
الْحَسَنِیِّ وَ الْحُسَیْنِیِّ الْحَلَبِیِّ وَ الْمَکَنْفُوْرِیِّ مَحبُوْبِ
الـرَّسُوْلِ الْهَاشِمِیِّ الْاَبْطَحِیِّ الْمَکِّیِّ الْتَّهَامِیِّ اَلْمَدَنِیِّ
عَـدَدَخَـلْـقِکَ وَرِدَادَنَفْسِکَ وَ مُرَادَ کَلِمَاتِکَ فِیْ
کُـلِّ لَـمْـحَةٍ مَّـاوَسِعَهٗ عِلْمُکَ وَفَضْلُکَ وَوَصْلُکَ
وَجُـوْدُکَ وَکَـرَمُکَ وَ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ
مَرَّةٍیَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .

اس کے بعد استغفار پڑھے۔

یہ استغفار افضل اور اسم اعظم پر مشتمل ہے، حدیث

شریف میں ہے اگر سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ ہوں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ وہ سب معاف فرمادے گا۔

استغفار۔

'اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ'

اور اپنے مقاصد بیان کرے سرکار مدار کے وسیلے سے رب تعالیٰ سے دعا کرے، اگر کسی پیر طریقت سے بیعت ہے تو اپنے مشائخ کا شجرۂ طریقت پڑھے میرا شجرۂ طریقت یہ ہے۔

شجرۂ طریقت مداریہ

ہر کرا باشد تمنا دیدن پروردگار
بر زبان باصدق خواند شجرۂ قطب المدار
رحم کر اے دستگیر بیکساں
بہر سردار دوعالم نورجاں
سن لے میری اے خدا بہرِ علی
مجھ پہ راز طریقت منجلی
قرب کی سب منزلیں ہو جائیں طے
واسطہ خواجہ حسن بصری کا ہے
اے خدا! بہرِ حبیبِ پاک دل

عشق کی ہو آگ دل میں مشتعل

بہرِ حضرت بایزیدِ پاک باز

کھول دے الفت کے اپنے مجھ پہ راز

بہر حضرت سیّدِ قطب المدار

دین و دنیا میں تجھی پر ہو مدار۔

بو محمد کے لیئے اے کبریا!

صدقہ حضرت خواجہ محمود کا۔

حمد میں اپنے مجھے رکھ اے خدا

یا الٰہی! شاہ پیارے کیلیئے

اپنی چاہت اور اپنا عشق دے

بہر خواجہ شاہ شاھن، رَبَّنا!

وصل کا انعام مجھ کو کر عطا

شاہ حمّن کیلئے اے ذوالکرم
دور کردل سے میرے سب رنج وغم
اور شہِ محمودِ ثانی کے طفیل
ہو نہ یا رب سوئے دنیا دلکو میل
صدقے میں حضرت شہِ معروف کے
کر منوّر نورِ عرفان سے مجھے۔
بہرِ شاہِ مولوی عبد الجلیل۔
دے بزرگی، کرنہ عالم میں ذلیل
صدقہ خواجہ شاہ فضل اللہ کا
راستہ بتلا دے اپنی چاہ کا
ثانی خواجہ شاہ پیارے کیلئے
یا خدا!حُبِّ محمد مجھ کو دے

بہر ثانی مولوی عبد الجلیل
تو رہے ہر حال میں میرا کفیل
بہرِ خواجہ مولوءِ نجمِ دیں
کردے اپنی مہر سے روشن جبیں
بہر ذات شاہ شمس الدینِ حق
منکشف ہوں مجھ پہ حالاتِ طبق
بہرِ مرشد سیّدِ کلبِ علی
سامنے تیرے ہوں یارب! ملتجی
جوہر باطن کو کردے آشکار
بخش دے مجھکو صفاتِ ذوالفقار
بہرِ خواجہ شاہ اسرافیل اب
بخش دے مولیٰ! خطائیں میری سب

حشر میں کرنا عطا اے کردگار!

سایۂ دامان ِزندہ شاہ مدار

دین ودنیا میں مجھے خوشحال رکھ

اے خدا!اونچا میرا اقبال رکھ

دین ودنیا کے برآئیں میرے کام

کن کرم بہرِ نبی ربِّ انام

پھر الٹے پاؤں کلمہ شہادت پڑھتا ہوا جنوبی دروازے سے باہر آئے، پھر باہر نکل کر دعائے ابدال ۳/تین بار پڑھے،

دعائے ابدال

دعائے ابدال یہ ہے:

يَا لَطِيْفُ بِخَلْقِهٖ يَاعَلِيْمُ بِخَلْقِهٖ يَا خَبِيْرُ بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ! اُلْطُفْ!اُلْطُفْ يَا لَطِيْفُ،يَاعَلِيْمُ يَا خَبِيْرُ.

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَعْبُوْدِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَوْجُوْدِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَقْصُوْدِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِّى لَاّ يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

پھراس کے بعد یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ احفِظْنَا مِنْ کُلِّ بَلاءِ الدُّنیا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ بِحُرمَۃِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَ بِحَقِّ السَّیِّدِ الشَّاہِ بَدِیْعِ الدِّینِ المدَارِ .

پھرالوداعی سلام کرتا ہوا حرم سے باہر نکل جائے

طالب دعا خاکپائے آستانہ قطب المدار

ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

دارالنور مکن پور شریف 9793347086

صلاۃ وسلام بہ بارگاہ خیر الانام

الصلوۃ والسلام اے سرور دنیا و دیں
الصلوۃ والسلام اے تاجدار مرسلیں
الصلوۃ والسلام اے مرکز حسن یقیں
ال صلوۃ والسلام اے رحمتہ للعالمیں

بھیجتا خالق ہے خود شہکار پر اپنے سلام
ہم نہ پھر کیسے پڑھیں سرکار پر اپنے سلام
عرض کرتے ہیں در اقدس پہ جبریل امیں
الصلوۃ والسلام اے رحمتہ للعالمیں

دردمندوں، غم نصیبوں کا سہارا آپ ہیں
ڈوبتے دل کا تلاطم میں کنارا آپ ہیں
آپ ہی ہیں دل شکستہ خستہ حالوں کے معیں
الصلوۃ والسلام اے رحمتہ للعالمیں

ہجر میں بے چارگی کے غم سے گھبراتا ہے دل
جب مدینہ یاد آتا ہے تڑپ جاتا ہے دل
دیجئے اذن حضوری سبز گنبد کے مکیں
الصلوۃ والسلام اے رحمتہ للعالمیں

کیا کروں گھیرے ہوئے مجبورئی تقدیر ہے
بے کسی کی پاؤں میں الجھی ہوئی زنجیر ہے
عرض کرتا ہوں یہیں سے اے مدینے کے مکیں
الصلوۃ والسلام اے رحمتہ للعالمیں

ہے ولئی زار مولا آپ کے در کا گدا
نعمت انوار عرفاں کیجیئے اس کو عطا
منبع فیض رسالت مصدر نور یقیں
الصلوۃ والسلام اے رحمتہ للعالمیں

سلام بہ بارگاہ مدار جہاں

اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام
رہبر عارفاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

فیض پاتا ہے تم سے ہر ایک سلسلہ
تم ہو محسن تو پھر کیوں نا بھیجیں بھلا
اولیائے زماں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو قطب جہاں تم ہو زندہ ولی
جد اعلیٰ تمہارے حیات النبی
زندۂ جاوداں تم پہ لاکھوں سلام
ائے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

کی حمایت غریبوں کی تم نے سدا
ہم تمہیں سے لگائے ہیں بس آسرا
مونس و بے کساں تم پہ لاکھوں سلام
ائے مدار جہاں تم پہ لاکھوں سلام

محفل اولیاء میں ہو تم تاجور
کوئی تم سا جہاں میں نہ آیا نظر
سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام
اۓ مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

صدرِ بزمِ ولا نورِ خیرالبشر
سوزِ بیکس پہ بھی ہو کرم کی نظر
اۓ مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

سلام بدرگاہ خیرالانام

اے میرے مصطفٰی تم پہ لاکھوں سلام

نور بدرالدجیٰ تم پہ لاکھوں سلام
ائے میرے مصطفٰی تم پہ لاکھوں سلام

کشتئ نوح کے تم ہی ساحل بنے
تم دعائے خلیلی کے حامل بنے
محرم کبریا تم پہ لاکھوں سلام
ائے میرے مصطفٰی تم پہ لاکھوں سلام

یہ سہانا سماں اور یہ نوری سحر
سب ہیں آنکھیں بچھائے بر رہ گزر
ہے سبھی کی صدا تم پہ لاکھوں سلام
اے میرے مصطفٰی تم پہ لاکھوں سلام

فخر کعبہ تم ہی نور فاراں تم ہی
معنئ جملہ آیات قرآں تم ہی
اے وقار حرا تم پہ لاکھوں سلام
اے میرے مصطفٰی تم پہ لاکھوں سلام

ہو تمہیں تو امام صف انبیاء
ہو تمہیں تو سکون و قرار عرش کا
لامکاں زیر پا تم پہ لاکھوں سلام
ائے میرے مصطفٰی تم پہ لاکھوں سلام

شافع عاصیاں ائے حبیب خدا
حشر کے دن !دیب خطاکار کا
ہو تمہیں آسرا تم پہ لاکھوں سلام
ائے میرے مصطفٰی تم پہ لاکھوں سلام

ضروری نوٹس

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ

واٹسپ گروپ

مؤلف کی دوسری کتابیں

- رسالہ فیضان مدار العالمین
- مدار الارواح
- فیضان سلسلۂ مداریہ ہندی
- مصباح نور
- جمال قطب المدار
- تاریخ خاندانِ علویہ
- زیارت بارگاہ قطب المدار
- دیار حضور میں
- معارف قطب المدار
- طواف استفاضہ
- تعزیہ داری جائز ہے

مدار بک ڈپو مکن پور شریف
ضلع کانپور نگر سے حاصل کر سکتے ہیں

AL-MADAR OFFSET, KANPUR M.8795601301